قادیان دارالامان کے کارخانہ انوار احمدیہ سے ہر انگریزی مہینے کی ۷-۱۴-۲۱-۲۸ تاریخ کو شائع ہوتا ہے

انوار احمدیہ پریس قادیان میں باہتمام شیخ یعقوب علی تراب مالک و ایڈیٹر و پرنٹر و پبلشر چھپکر شائع ہوا

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کی وفات اور سیرت

الحکم کی کسی پچھلی اشاعت میں "تاریخ اسلام کے دلچسپ واقعات" پر ریویو لکھا جا چکا ہے۔ یہ رسالہ نہایت مفید کام کر رہا ہے اور ہمارے مکرم دوست منشی غلام قادر فصیح نے ہندوستان بھر کے مسلمانوں پر احسان عظیم کیا ہے کہ انہیں اسلامی تاریخ سے واقف بنانے کے لئے محنت شاقہ اختیار کی۔ فصیح صاحب ایک کہنہ مشق جرنلسٹ ہیں۔ جس قابلیت کے ساتھ وہ ان رسالجات کو ایڈیٹ کرتے ہیں۔ وہ قابل دید ہے۔ جو تازہ رسالہ میں حضرت صدیق اعظم رضی اللہ عنہ کی سیرۃ اور وفات پر ایک مضمون نکلا ہے۔ میں اسے شکر گزاری کے ساتھ ناظرین الحکم کے لئے ذیل میں درج کرتا ہوں تاکہ اس سے وہ اندازہ کر سکینگے۔ کہ تاریخ اسلام کے ان رسالجات کے ذریعہ کیسا قابل قدر اضافہ اسلامی لٹریچر میں ہوا ہے۔ کیا پھر ایک بار اپنے ناظرین کو سفارش کرتا ہوں۔ کہ وہ اس رسالہ کو ضرور خریدیں اور پڑھیں۔ ایڈیٹر

شروع ۱۳ جمادی الآخر ۱۳ھ ہجری میں خلیفہ اول بخار میں مبتلا ہوگئے وجہ یہ ہوئی کہ آپ نے صبح سرد پانی سے غسل کیا اور اس کی وجہ سے بخار ہو گیا۔ ایک روایت یہ ہے کہ اس سے ایک سال پہلے ایک یہودی نے آپ کی دعوت کی تھی اور کھانے میں اس قسم کا زہر ملا دیا تھا۔ جو بتدریج جسم میں اثر کرتا رہا۔ اس زہر کی وجہ سے ایک سال بعد آپ کو مہلک بخار آنا شروع ہو گیا۔ مگر یہ روایت غلط ثابت ہوئی ہے۔ صحیح یہی ہے کہ سرد پانی سے غسل کرنے کی وجہ سے بخار لاحق ہو گیا۔ جس نے ایسی مہلک صورت اختیار کر لی کہ آخر کار آپ کی وفات کا موجب ہوا ایک اور روایت یہ ہے کہ خلیفہ اول کی وفات کا سبب آنحضرت صلعم سے مفارقت تھی۔ کیونکہ آنحضرت صلعم کی وفات کے بعد خلیفہ اول ہمیشہ غمزدہ اور رنجیدہ رہتے تھے اور ان کا جسم دن بدن گداخت ہوتا جاتا تھا۔ یہانتک کہ اسی فراق اور ہجر کے صدمے سے آپنے وفات پائی اور اپنے پیارے حبیب کو جا ملے۔

جب بخار نے طول کھینچا اور حالت دن بدن نازک ہوتی گئی تو خلیفہ اول کو یہ فکر دامنگیر ہوئی کہ صحابہ کی اتفاق رائے سے کسی کو اپنا جانشین مقرر کر جائیں۔ ان کی نگاہ میں خلافت کا بار گران اٹھانے کے اور اہل عرب کی کشتی کو حفاظت اور سلامتی کے ساتھ منزل مقصود پر پہنچانے کے قابل صرف حضرت عمرؓ تھے۔ اس لئے انہوں نے حضرت عمرؓ کو خلافت کے لئے صحابہ کرام کے پیش کیا اور ان کی رائے دریافت کی سب سے پہلے آپ نے حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کے ساتھ مشورہ کیا۔ حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا کہ آپ اس معاملہ کو بہتر سمجھتے ہیں۔ خلیفہ اول نے اصرار کیا۔ کہ آپ رائے انشراح صدر کے ساتھ ظاہر کرو۔ اس پر حضرت عبدالرحمٰنؓ نے کہا کہ بیشک حضرت عمرؓ اچھے آدمی ہیں۔ اور ہم سب میں ممتاز ہیں۔ مگر اُن کے مزاج میں سختی اور درشتی بہت ہے۔ خلیفہ اول نے فرمایا کہ اس وقت چونکہ وہ مجھکو رقیق القلب جانتے ہیں اس لئے سختی اور درشتی کا اظہار کرتے ہیں۔ لیکن مجھ کو امید ہے کہ جب وہ خلیفہ مقرر ہونگے تو وہ اس سختی کو بہت کچھ کم کر دینگے۔

اس کے بعد حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے مشورہ کیا۔ حضرت عثمانؓ نے کہا کہ بیشک ہم میں ان کی مثل اور کوئی نہیں اور ظاہر کی بہ نسبت ان کا باطن بہت اچھا ہے۔

اسی طرح خلیفہ اول نے سعیدؓ بن زیدؓ۔ اسیدؓ بن حضیرؓ اور دیگر اکابر مہاجرین اور انصار سے مشورہ طلب کیا۔ سب نے خلیفہ اول کی رائے کے ساتھ اتفاق کیا۔ طبری لکھتا ہے۔ کہ صرف طلحہؓ ابن عبید اللہؓ نے خلیفہ اول کی خدمت میں آ کر عرض کی کہ آپ حضرت عمرؓ کو ہم پر خلیفہ بنانے کا ارادہ رکھتے ہیں۔ حالانکہ آپ اچھی طرح سے جانتے ہیں کہ وہ کسقدر سخت گیر اور درشت مزاج ہیں۔ آپ خدا کے سامنے اس بات کا کیا جواب دیں گے؟

خلیفہ اول نے کہا کہ تم مجھے عاقبت کا خوف دلاتے ہو۔ خدا گواہ ہے کہ میں ایسے شخص کو اپنا جانشین تجویز کرتا ہوں جس کو میں تم سب میں بہتر سمجھتا ہوں۔ اور میں نے جو کچھ کیا ہے۔ وہ اہل اسلام کی خیر خواہی اور بہبودی کو مد نظر رکھ کر کیا ہے۔ اس لئے میں اللہ تعالیٰ کی طرف سے سرخرو ہوں۔ تم بیشک میرے اس قول کا اعلان کر دو۔

جب سب صحابی متفق ہو چکے تو آپ نے حضرت عثمانؓ کو کہا کہ خلافت کے بارے میں میری وصیت لکھ لو۔ چنانچہ مندرجہ ذیل وصیت لکھی گئی:-

"بسم اللہ الرحیم۔ یہ ابوبکرؓ بن ابو قحافہ کا آخری عہد نامہ ہے۔ جس کا آخری قدم دُنیا میں اور پہلا قدم آخرت میں ہے یہ ایسی گھڑی ہے جبکہ کافر مومن ہو جاتا ہے۔ شریر اپنے گناہوں کا اقرار کرتا ہے۔ اور جھوٹا سچ بولتا ہے۔ میں نے اپنا جانشین عمرؓ بن خطاب کو کیا ہے اس لئے اس کا حکم مانو اور اس کی اطاعت کرو۔ اگر وہ صراط مستقیم پر چلا تو میری امید پوری کریگا اگر خلاف چلا تو اپنے اعمال کا اللہ تعالیٰ کے روبرو جواب دہ ہوگا۔ میری نیت نیک ہے لیکن میں نہیں کہہ سکتا۔ کہ آئندہ کیا پیش آنے والا ہے۔ جو شخص بُرا عمل کریگا۔ اس کو آخرت میں اُس کی سزا بھگتنی پڑیگی۔ اللہ تعالیٰ کی رحمت اور سلامتی ہو تُم پر۔"

وصیت لکھے جانے کے بعد آپ نے حضرت عمرؓ کو بلایا اور فرمایا۔ "میں نے تم کو اپنا جانشین مقرر کیا ہے اور میں تم کو یہ وصیت کرتا ہوں۔ کہ ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے ڈرتے رہنا۔ اور اچھی طرح سے یاد رکھنا کہ اللہ تعالیٰ کوئی عمل رات کو قبول کرتا ہے۔ مگر دن کو نہیں کرتا۔ اور کوئی عمل دن کو قبول کرتا ہے اور رات کو نہیں کرتا۔ پس فرض ادا کرنے کا سب سے مقدم خیال رکھو جبتک فرض ادا نہ کیا جائے۔ نفل کو قبولیت کا شرف حاصل نہیں ہوتا۔ معزز اور صاحب وقعت وہی شخص ہو سکتا ہے۔ جس نے دُنیا میں حق کی پیروی کی۔ اور آخرت کے دن اس کی نیکیوں کا پلہ بھاری اُترا۔ اور وہ شخص سخت بد نصیب ہے۔ جو دُنیا میں جہالت کا پیرو بنا رہا اور قیامت کے دن اس کی نیکیوں کا پلہ ہلکا نکلا۔ ثواب اور عذاب دونوں کو اپنی نگاہ میں ہر وقت رکھنا چاہئے اور سچائی اور حق کو چھوڑ کر بُرائی اور جھوٹ کی طرف سہواً بھی نہ جانا چاہئے۔ اپنے آپ کو ہمیشہ ہلاکت کے گڑھے میں گرنے سے بچائے رکھو۔ اگر تم نے میری وصیت کے مطابق عمل کیا تو یقین جانو کہ تمہاری موت نہایت خوشگوار ہوگی۔ اور موت کی تلخی تمہارے نزدیک بھی نہ آئیگی بلکہ حیات جاودانی اور ابدی سرور کے تم مستحق ہوگے۔ لیکن اگر تم نے میری وصیت پر عمل نہ کیا اور اس کے خلاف اپنی روش اختیار کی تو یاد رکھو کہ موت تمہارے لئے سب سے بڑی مصیبت ہوگی۔

(باقی آئندہ)

جشن تاجپوشی کی یادگار

درخواست کے وقت الحکم کا حوالہ ضرور دیجیئے

ملک معظم کی جشن تاجپوشی و تشریف آوری ہندوستان کے اظہار تہنیت میں مہربراتبر صاحب افضل المطابع مراد آباد نے اپنے یہاں کی کل کتابوں کو ۱۵ ستمبر ۱۹۱۱ء تک نصف قیمت پر دینا منظور کیا ہے۔ ساتھ ہی میں یہ مزید رعایت کی ہے کہ جس فرمائش کی رعائتی مقدار قیمت عالعہ ہوگی۔ اس پر اور جس کی مقدار رعائتی قیمت دعہ۱۵ یا اس سے زائد ہوگی۔ اس پر ۲ روپیہ کمیشن اور پیش کیا جائیگا فرمائش لکھتے وقت اپنے دوست و احباب کو فرمائش میں شریک کر لیجئے تاکہ مقدار فرمائش بڑھنے سے کمیشن کا بھی استحقاق آپکو حاصل ہو جائے (نوٹ) تمام کتب کا محصول ڈاک بذمہ خریدار ہوگا۔

سیاحت حبیب یہ نہ صرف ہز مجسٹی امیر حبیب اللہ خان صاحب کا مکمل و مفصل سفرنامہ ہند ہے بلکہ افغانستان کے متعلق ہر قسم کے حالات تاریخی نہایت وضاحت سے لکھے گئے ہیں حجم ۲۲۴ صفحہ قیمت عہ جامع التواریخ اس میں قوم پٹھان کی مکمل تحقیقات افغانوں کا سلسلہ نسب نامہ ابتداء سے آجتک کمال تحقیقات سے لکھا گیا ہے اس کے ضمن میں فرمانروان ایران افغانستان۔ بادشاہان ہند حکمران سلطنت مغلیہ۔ اسلامی شاہان دکن و حالات دکن و حالات ریاستہائے رامپور۔ ٹونک۔ جاورہ کوروائی۔ محمد گڑھ۔ بھوپال وغیرہ شرح درج ہیں حجم ہر دو حصہ ۳۴۲ صفحہ قیمت ۳ جنگ روم و یونان اس سے بہتر کوئی کتاب ملک میں شائع نہیں ہوئی حجم ۴۰۰ صفحہ قیمت عہ جنگ روس و جاپان اس سے بہتر اور مفصل کتاب آجتک اس جنگ کے متعلق شائع نہیں ہوئی حجم ہر دو حصہ ۷۰۰ صفحہ قیمت عہ تاریخ المجوس ابتدائے آفرینش عالم سے آغاز اسلام تک کے تمام مذاہب کی مفصل حالت اور اُن کے نتائج قابل دید قیمت عہ تاریخ سندھ ملک سندھ کی ابتداء سے ابتک کی قابل دید تاریخ قیمت عہ تاریخ سرزمین کشمیر اس میں ابتداء آبادی کشمیر سے زمانہ حال تک کے فرمانرواؤں کے سلسلہ اور حالات مفصل درج ہیں۔ قیمت عہ سوانح عمری مہاراجہ نرندر پرشاد سابق پیشکار دولت آصفیہ مہاراجہ مدار المہام حال کے خاندان کے تفصیلی حالات اور سلطنت دکن کے ناموروں کی سوانحات قابل دید۔ قیمت ۱۲ر خمخانہ جاوید قدیم مشائخ کے ملفوظات اور موجودہ علماء یورپ و امریکہ کے اقوال سے تصوف کا نتیجہ قیمت ۱۲ر تیغ صابریہ بر عقائد آریہ جس میں ویدک کلام الٰہی ہونے پر خود وید سے ہی استدلال کیا گیا ہے حجم ۱۶۲ صفحہ قیمت ۱۲ر اسلامی تعلیمات و ویدک تعلیم ویدی ابطالیت وید کی ناکامل اور ناقص تعلیم کا مقابلہ قرآن کریم کی پاک تعلیم سے قیمت ۱۲ر آستک اسمیکشک دہرمپال کی کتاب ترک اسلام کے جواب میں منشی نند کشور کی لاجواب تحریر تائید اسلام قیمت ۳ر اسلام کی صداقت کا فوٹو جس میں لالہ دیناناتھ کے مختلف بیانات سے آریہ سماج کو ایک بیہودہ ثابت کیا گیا ہے قیمت ۴ر روزہ کی فلاسفی قابل دید و لائق تحسین ۴ر قرآن کی فلاسفی اور تفسیر سورۃ التوحید سورۃ اخلاص کی قابل دید تفسیر ۴ر بشارات احمدیہ یہ ذکر جمیل مولد پاک کے صحیح واقعات قابل دید قیمت ۴ر

المشتہر منیجر افضل المطابع پریس مراد آباد محلہ مفتی ٹولہ

ضیاء الاسلام مراد آباد

یعنی صوبہ متحدہ کا وہ واحد ماہوار رسالہ جس میں اسلامی علمی تمدنی اخلاقی تاریخی مضامین اور مخالفین اسلام کے تمام اعتراضات کے متین اور دندان شکن جواب ہوتے ہیں۔ قیمت ۲ سالانہ۔ نمونہ مفت

المشتہر۔ منیجر ضیاء الاسلام مراد آباد

کیا آپ بیمار ہیں؟

جبکہ آپ کی طبیعت درست نہ ہو۔ اس سے کچھ بحث نہیں کہ کونسی شکایت ہے۔ آپ ضرور خود سے یہ سوال کیجئے کہ آیا دن بھر میں ایک دست صاف ہو جاتا ہے۔ اگر یہ بات نہ ہو۔ تو رات کو سوتے وقت دو یا تین ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنرپلیس) کھالیجئے دوسرے روز صبح کو دست صاف ہوگا اور پیشتر کی نسبت آپ کو فوراً زیادہ اچھا معلوم ہوگا۔ قبض کی وجہ سے آنتوں میں فضلے زیادہ دیر تک رہتے ہیں اور ایسا فاسد مادہ پیدا کرتے ہیں۔ کہ دُنیا کے نصف سے زیادہ مرضوں کا باعث ہوتا ہے آپ بخوبی سمجھ جائینگا۔ کہ کیوں قبض سے۔ بیماریاں پیدا ہوتی ہیں۔ جگر کی شکائت ہیجان۔ صفرا۔ صفراوی بخار یا تپ بد ہضمی۔ پٹھوں کی کمزوری جسم کی نقاہت۔ امراض قلب یعنے دل۔ دوار یعنے چکر آنا درد سر۔ نفخ۔ کھٹی ڈکاریں آنا مستورات کی بیماریاں اور اگر یہی عرصہ یہی حالت رہی۔ تو خون کثیف ہو جاتا ہے۔ اور صحت ہمیشہ کے لئے خراب ہو جاتی ہے۔ ڈون کی ہاضمہ کی گولیاں (ڈونس ڈنرپلس) نباتات سے بنائی گئی ہیں۔ اور مذکورۃ الصدر مرضوں کو مٹاتی ہیں۔ کیونکہ وہ فاسد اور زہریلے اجزوں کو نکالتی ہیں۔ جگر کو قوت عطا کرتی ہیں۔ قیمت ۴ر و ۸ر و ۱۲ر۔ ۱۲ر والی شیشی میں ۱۶ گولیاں ہیں۔ جو ۴ر والی شیشی سے پنجگنی ہیں۔ ۱۲ر والی شیشی

ڈون پی او باکس نمبر ۲۰ بمبئی سے طلب کرو۔

بچوّں کی تندرستی

والدین سے کو ہمیشہ گھر سے تعلق خاطر موجب ہوتا ہے۔ اگر سُست یا پژمردہ اور بھوک تھک گئی ہو۔ تو اس کو فوراً اسکاٹس ایملشن دینا چاہئیے اس کے دو وقعہ میں چند قطرے ملا کر دینے سے بچہ میں بڑا فرق ہو جائیگا اور وہ خوش و خرم اور بشاش ہو جائیگا جو تندرستی کی یقینی علامت ہے۔ استعمال سے چند روز بعد نتیجہ معلوم ہو جائیگا۔ [illegible] سے نہیں چھوا جاتا۔

اسکاٹ اینڈ باؤن مینوفیکچرنگ کیمسٹس لنڈن

واپس

نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے

میموریل

تعطیل جمعہ کے متعلق الحکم کی گذشتہ اشاعتوں میں لکھا گیا ہے۔ میں نے اس میں ایک میموریل کی تجویز پیش کی تھی خدا کا شکر ہے کہ حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کے دل میں بھی اس تحریک کو اللہ تعالیٰ نے ڈال دیا۔ اور آپ نے مندرجہ ذیل اعلان اس غرض سے لکھا ہے۔ حضرت خلیفۃ المسیح نے صرف دو گھنٹہ کی رخصت کی درخواست کی ہے۔ میں اس پر کچھ اضافہ کرنا تقدم علی الامام سمجھتا ہوں۔ یہ ایسی سہل تجویز ہے کہ اس پر بدوں کسی ہرج کے عملدرآمد ہو سکتا ہے۔ دوسرے اسلامی جرائد سے امید کی جاتی ہے کہ وہ اس پر بالاتفاق تائیدی مضامین لکھیں گے۔ اور ایسا ہی انجمنیں اپنے رزولیوشن اس تحریک کی تائید میں پاس کرکے اس کو مضبوط بنائینگی۔ - ایڈیٹر

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

شہنشاہ جارج پنجم شاہ برطانیہ و قیصر ہند کے دربار تاجپوشی کا عظیم الشان دربار جو ۱۲ دسمبر کو ہندوستان کے شاہان اسلامی کے قدیم دارالخلافہ میں منعقد ہونے والا ہے۔ وہ تاریخ ہندوستان میں ایک ایسا اہم واقعہ ہے۔ کہ اس کے متعلق طبائع میں عجیب ولولے پیدا ہو رہے ہیں۔ ہندوستان کو صدیوں کے بعد یہ عزت نصیب ہوگی۔ کہ اس کا شہنشاہ اس کے قدیم دارالخلافہ میں تخت نشین ہوگا۔ اور شہنشاہ بھی ایسا کہ اپنی وسعت مملکت کے لحاظ سے نہ اس زمانہ میں اور نہ کسی پرانے زمانہ میں اپنی نظیر نہیں رکھتا۔ پس یہ لازمی امر تھا کہ ایسے عظیم الشان اور مبارک موقعہ پر طرح طرح کی امنگیں طبائع میں پیدا ہوتیں۔ اور خصوصاً رعایا کے اس حصہ کے دلوں میں جو اپنے بادشاہ کی وفاداری کو اپنے مذہب کا ایک جزو سمجھتے ہیں۔

اس مبارک موقعہ پر میں سلسلہ احمدیہ کا امام ہونے کی حیثیت سے ایک اہم امر کی طرف تمام مسلمانان ہند کو متوجہ کرنا چاہتا ہوں۔ سلطنت انگریزی نے جب سے ہندوستان میں قدم رکھا ہے۔ یہ زرین اصول ہمیشہ اپنے مدنظر رکھا ہے۔ کہ ہر قوم کو پوری مذہبی آزادی حاصل رہے۔ اور اپنے فرائض مذہبی کی ادائیگی میں اسے کسی قسم کی رکاوٹ نہ ہو۔ چنانچہ سب قومیں جو اس ملک میں آباد ہیں۔ اپنے اپنے مذہبی فرائض اور مذہبی رسوم کی ادائیگی میں ایسی ہی آزاد ہیں۔ جیسے کہ وہ اپنے اپنے ہم مذہبوں کی حکومت کے نیچے ہوتیں۔ گورنمنٹ انگریزی کا نہ کبھی یہ منشا ہوا۔ اور نہ ہی ہو سکتا ہے کہ کسی قوم کو بلاوجہ اس کے کسی مذہبی فرض کی ادائیگی سے روکا جاوے یا ایسے اسباب پیدا کئے جاویں۔ جن سے ایسی ادائیگی میں کسی قسم کی رکاوٹ واقع ہو۔ ہاں اگر کسی قوم کو کوئی ایسی [illegible] محسوس ہو۔ تو گورنمنٹ کو اس کی اطلاع دینا یا اس کی طرف متوجہ کرنا یہ خود اس قوم کا فرض ہے۔ اہل اسلام سلطنت انگریزی کی ان برکات سے ہر طرح فائدہ اٹھا رہے ہیں۔ لیکن ایک امر ابھی تک ایسا ہے کہ اس کی طرف گورنمنٹ کو پورے زور سے توجہ نہیں دلائی گئی اور مسلمانوں کو قیصر ہند کے ہندوستان میں تاجپوشی کے مبارک موقعہ سے بڑھکر بہتر موقعہ اس غرض کے لئے پھر میسر آنا مشکل ہوگا۔

جمعہ کا دن اسلام میں ایک نہائت مبارک دن ہے اور یہ مسلمانوں کی ایک عید ہے۔ بلکہ اس عید کی فرضیت پر جسقدر زور اسلام میں دیا گیا ہے۔ ان دو بڑی عیدوں پر بھی زور نہیں دیا گیا۔ جن کو سب خاص و عام جانتے ہیں۔ کیونکہ یہ عید نہ صرف عید ہے۔ بلکہ اس دن کے لئے قرآن کریم میں یہ خاص طور پر حکم دیا گیا ہے کہ جب جمعہ کی اذان ہو جائے تو ہر قسم کے کاروبار کو چھوڑ کر مسجدوں میں جمع ہو جاؤ۔ جیسا کہ فرمایا۔ یاایھا الذین آمنوا اذا نودی للصلوٰۃ من یوم الجمعۃ فاسعوا الی ذکر اللہ وذروا البیع یہی وجہ ہے کہ جب سے اسلام ظاہر ہوا اسلامی ممالک میں جمعہ کی تعطیل منائی جاتی رہی ہے اور خود اس ملک ہندوستان میں برابر کئی سو سال تک جمعہ تعطیل کا دن رہا ہے۔ کیونکہ آئت مذکورہ بالا کی رو سے یہ گنجائش نہیں دی گئی۔ کہ جمعہ کی نماز کو معمولی نمازوں کی طرح علیحدہ علیحدہ بھی ادا کیا جا سکتا ہے۔ بلکہ جماعت میں حاضر ہونا اور خطبہ سننا اور جماعت کے ساتھ نماز ادا کرنا اس کے لئے ضروری قرار دیئے گئے ہیں۔ بلکہ عید کی نماز کے لئے بھی اس قدر تاکید اسلام میں نہیں جسقدر کہ جمعہ کی نماز کے لئے ہے اور مذہب اسلام کے رو سے جو شخص جمعہ کو چھوڑتا ہے وہ سخت گنہگار ہے۔ ہندوستان کی تین بڑی قوموں یعنی ہندوؤں۔ عیسائیوں اور مسلمانوں میں سے ایک خاص دن میں عبادت الٰہی کے لئے جس شد و مد سے قرآن شریف میں جمعہ کے متعلق حکم ہے۔ باقی دو قوموں کے سبت کے متعلق اس زور سے قطعاً ان کی مقدس کتابوں میں ذکر نہیں۔ ان تمام باتوں سے ثابت ہوتا ہے کہ جمعہ ایک عظیم الشان اسلامی تہوار ہے۔ اور نماز جمعہ کے تمام شرائط کے ساتھ ادا کرنے کی ہر ایک مسلمان کو ایسی سخت تاکید کی گئی ہے کہ اسے صاف الفاظ میں یہ حکم دیا گیا ہے کہ وہ اس وقت کسی دوسرے کام کو قطعاً نہ کرے۔

اب یہ امر ظاہر ہے کہ جسقدر کسی بڑی قوم کے بڑے بڑے تہوار ہیں۔ ان کے منانے کے لئے گورنمنٹ نے اپنی سب رعایا کو یکساں آسانی دے رکھی ہے۔ سب سے زیادہ مشکلات ایسے تہواروں کے منانے میں ان لوگوں کو ہو سکتی ہیں جو بوجہ ملازمت گورنمنٹ اپنے وقت کے آپ مالک نہیں۔ مگر ہماری مہربان گورنمنٹ نے صرف مذہبی آزادی کو مدنظر رکھکر یہ ضروری قرار دیا ہے کہ سب قوموں کے بڑے بڑے تہواروں کے دنوں میں تمام سرکاری دفاتر اور سب عدالتیں وغیرہ بند رہیں۔ تاکہ وہ حصہ رعایا جو ملازم گورنمنٹ ہیں اپنے دوسرے بھائیوں کے ساتھ ان تہواروں کے منانے میں شریک ہو سکیں۔ درحقیقت اگر گورنمنٹ اپنے ملازمین کو اسقدر آزادی نہ دیتی۔ تو پھر مذہبی آزادی برائے نام ہوتی۔ پس گورنمنٹ کے اس طریق عمل سے کہ اپنے ملازمین کی خاطر وہ بڑے بڑے قومی تہواروں کے دنوں میں اپنے سب دفاتر کو بند رکھتی ہے۔ یہ امر تو ظاہر ہو گیا کہ گورنمنٹ کا دلی منشاء یہ ہے۔ کہ کسی قوم کو اپنے مذہبی فرائض کی ادائیگی میں کسی قسم کی روک محسوس نہ ہو۔ لیکن جمعہ کی نماز کی ادائیگی کے لئے جہاں تک دیکھا گیا ہے۔ اس قسم کی آزادی ابھی تک حاصل نہیں۔ اور شہنشاہ ہند کی تاجپوشی کے مبارک موقعہ پر اس آزادی کے حصول کیلئے جسقدر زور دیا جائے کم ہے۔

یہ تو ظاہر ہے کہ نظام گورنمنٹ اس بات کی اجازت نہیں دیتا کہ ہر ہفتہ میں دو دن کی تعطیل ہو۔ اور یہ بھی ظاہر ہے کہ اتوار شاہ وقت کے مذہب کے لحاظ سے تعطیل کا ضروری دن ہے۔ پس کوئی ایسی تجویز گورنمنٹ کے سامنے پیش کرنی چاہیئے۔ جس سے نظام گورنمنٹ میں بھی کوئی مشکلات پیش نہ آویں۔ اور اہل اسلام کو یہ مذہبی آزادی بھی مل جاوے۔ اس کی آسان راہ یہ ہے کہ جمعہ کے دن نماز جمعہ کے وقت یا تو سب دفاتر اور عدالتیں۔ سکول۔ کالج وغیرہ دو گھنٹے کے لئے بند ہو جاویں یا کم از کم اتنی دیر کے لئے مسلمان ملازمین اور مسلمان طلبار کو اجازت ہو۔ کہ وہ نماز جمعہ ادا کرلیں اور اس کے متعلق جملہ دفاتر و جملہ محکموں میں گورنمنٹ کی طرف سے سرکلر ہو جائے۔ گو اس وقت بعض افسراں قسم کی اجازت اپنے ماتحتوں کو دیتے ہیں۔ مگر ایسی مثالیں کم ہیں اور خصوصاً سکولوں اور کالجوں میں تو بالکل نہیں۔ ایسی اجازت نہ صرف مسلمانوں کی راہ سے ایک بڑی روک اٹھا دیگی بلکہ آخر کار گورنمنٹ کے لئے بھی یہ فائدہ مند ثابت ہوگی کیونکہ نماز جمعہ میں ایک لازمی جزو خطبہ کا سُننا ہے۔ اور خطبہ کیا ہے اس میں یا تو اخلاقی وعظ ہوتا ہے یا پیش آمدہ امور میں مسلمانوں کو جو راہ اختیار کرنی چاہیئے۔ اس کا ذکر ہوتا ہے۔ گورنمنٹ خود اس ضرورت کو محسوس کرتی ہے کہ طلبا کی مذہبی تعلیم کا کوئی انتظام ہو۔ تاکہ جو بد نتائج خالی نتائج خالی دنیوی تعلیم سے پیدا ہو رہے ہیں۔ جس کے ساتھ اخلاقی اور دینی تعلیم کا کوئی انتظام نہیں۔ ان کا کوئی انتظام نہیں ان کا انسداد ہو سکے۔ میں پورے وثوق سے کہہ سکتا ہوں کہ اگر گورنمنٹ اور علمائے اہل اسلام توجہ کریں۔ تو جمعہ کے خطبہ سے بڑھ کر کوئی بہتر صورت اخلاقی اور دینی وعظ اور تعلیم کی نہیں۔ کیونکہ اس سے سب خاص و عام فائدہ اٹھا سکتے ہیں۔

اور یہ امر کہ جمعہ کے دن دو گھنٹوں کے لئے مسلمان ملازمین اور مسلمان طلبار کو نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے اجازت دیدی جاوے کوئی ایسا امر نہیں جس سے گورنمنٹ کی راہ میں کوئی مشکلات پیدا ہوتی ہوں کیونکہ سکولوں اور کالجوں میں تو یہ ضرورت صرف سردیوں کے موسم میں پیش آئے گی۔ گویا سال میں صرف چھ ماہ کے لئے اس انتظام کی ضرورت ہوگی۔ باقی چھ ماہ اس وجہ سے کہ سکول اور کالج گرمیوں میں گیارہ یا بارہ بجے بند ہو جاتے ہیں۔ ایسی ضرورت نہ ہوگی اور ملازمین گورنمنٹ کی اسقدر دیر کے لئے غیر حاضری سے جسقدر نقصان ہوگا۔ اس کی تلافی وہ خود بعد از وقت کام کر کے کر سکتے ہیں کیونکہ جو کام ان کے ذمہ ڈالا گیا ہے۔ وہ انہیں بہر حال پورا کرنا ہوگا۔ برٹش گورنمنٹ کے نظام میں اس قسم کی مثالیں پہلے موجود ہیں۔ کیونکہ اس گورنمنٹ کو مختلف قوموں پر حکمرانی کا موقعہ خدا نے دیا ہے۔ اس لئے وہ حتی الوسع ان مختلف اقوام کے مذہبی اصولوں کو مد نظر رکھکر کام کرتی ہے چنانچہ مصر میں جہاں بڑا عنصر آبادی کا مسلمان ہے اور خدیو مصر برٹش نگرانی کے نیچے حکمرانی کرتے ہیں۔ وہاں تعطیل کا دن بجائے اتوار کے جمعہ ہی ہے۔ چنانچہ سکول۔ کالج۔ دفاتر عدالتیں وہاں جمعہ کو بند ہوتی ہیں۔ اور اس طرح پر اہل اسلام کو اس حکم کے بجا لانے میں جو نماز جمعہ کے متعلق تاکیدی طور پر قرآن کریم میں دیا گیا ہے۔ کوئی دقت نہیں۔ مگر وہاں چونکہ ایک کثیر حصہ اعلیٰ عہدہ داران کا انگریزوں کا ہے۔ جو عیسائی مذہب رکھتے ہیں۔ اس لئے گورنمنٹ نے ان کو یہ سہولت دے رکھی ہے کہ وہ اتوار کے دن چاہیں تو کام پر حاضر نہ ہوں۔ اور اپنے کام کو باقی دنوں میں پورا کردیں۔ پس جہاں اعلیٰ عہدہ داران کو محض ان کی مذہبی آزادی قائم رکھنے کے لئے برٹش گورنمنٹ نے اسقدر اجازت دیدی ہے۔ ہندوستان میں مسلمان ملازمین کو جن کی نسبت بھی کل عملہ سے بہت تھوڑی ہے۔ صرف دو گھنٹہ کے لئے اجازت کا مل جانا ایک یقینی امر ہے۔ کیونکہ صرف ساتویں دن دو گھنٹے کے لئے چند ملازمین کی غیر حاضری سے جو وہ بھی اکثر غیر ذمہ واری کے عہدوں پر ہوں گے۔ کام کا کوئی بڑا حرج متصور نہیں۔ اور اگر کوئی حرج ہو بھی۔ تو وہی ملازم خود اپنے کام کو پورا کرنے کے ذمہ وار ہوں گے۔

غرضیکہ ایک طرف جب ہم نماز جمعہ کے لئے سخت تاکیدی حکم قرآن شریف میں پاتے ہیں۔ جس میں اسقدر تاکید ہے۔ کہ صاف الفاظ میں یہ کہا گیا ہے۔ کہ جب نماز جمعہ کا وقت آجائے۔ تو تم دنیا کے ہر ایک قسم کے کاروبار چھوڑ کر نماز جمعہ کی ادائیگی میں مصروف ہو جاؤ۔ اور جبتک نماز جمعہ ادا نہ کرلو۔ کسی کام کی طرف متوجہ نہ ہو۔ ورنہ اللہ تعالیٰ کی سخت گرفت کے نیچے آؤ گے۔ اور اس کے ساتھ ہم یہ بھی دیکھتے ہیں۔ کہ نماز جمعہ میں خطبہ میں جو اخلاقی تعلیم مسلمانوں کو دی جاتی ہے۔ وہ ملک اور گورنمنٹ کے لئے کسقدر مفید ہے اور پھر دوسری طرف ہم ایسی نظیر بھی پاتے ہیں جس میں اسی قسم کی دقت ایک دوسرے ملک میں پیش آنے پر انگریزی گورنمنٹ نے اپنے ملازمین کے مذہبی حقوق کی ادائیگی کو ان کے سرکاری کام میں حاضری پر ترجیح دیکر علاوہ تعطیل کے دن کے ایک دن اور بھی انہیں غیر حاضر رہنے کی اجازت دی ہے۔ اور جو امر ہم پیش کرتے ہیں۔ اس کی دقت اس دقت سے بدرجہا کم بھی ہے۔ کیونکہ صرف دو گھنٹے کی رخصت نماز جمعہ کی ادائیگی کے لئے نہ آرام کے لئے ہم چاہتے ہیں۔ تو ہمیں یقین کامل ہوتا ہے کہ شہنشاہ جارج پنجم کی تاجپوشی کے موقعہ پر اگر کل ہندوستان کے مسلمان متفق ہو کر اس مذہبی رُکاوٹ کے دور کیا جانے کی درخواست کریں۔ تو گورنمنٹ انگریزی ضرور ان کی اس دقت پر غور فرما کر اس کی اصلاح اس مبارک موقعہ پر کرے گی جو سات کروڑ نہیں بلکہ کل دُنیا کے مسلمانوں کے دلوں کو مسخر کرلے گی کیونکہ مسلمان قوم سب سے بڑھکر مذہبی آزادی کی دل سے قدر کرنے والی ہے۔

ان وجوہات مذکورہ بالا کی بنا پر ہم نے ایک میموریل تیار کیا ہے۔ جو حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں بھیجا جاویگا لیکن چونکہ جس امر کی اس میموریل میں درخواست کی گئی ہے۔ وہ جملہ اہل اسلام کا مشترک کام ہے۔ اس لئے قبل اس کے کہ یہ میموریل حضور وائسرائے کی خدمت میں بھیجا جاوے۔ ہم نے یہ ضروری سمجھا ہے۔ کہ اس کا خلاصہ مسلمان پبلک اور مسلمان اخبارات اور انجمنوں کے سامنے پیش کیا جاوے۔ تاکہ وہ سب اس پر اپنی اتفاق رائے کا اظہار بذریعہ رزولیوشنوں و تحریرات وغیرہ کے کرکے گورنمنٹ پر اس سخت ضرورت کو ظاہر کریں۔ تاکہ اس مبارک موقعہ پر یہ آزادی اہل اسلام کو حاصل ہو جاوے ہمیں غرض صرف اس امر سے ہے۔ کہ جملہ اہل اسلام کے اتفاق سے جیسی کہ یہ ضرورت متقضی ہے یہ درخواست حضور وائسرائے ہند کی خدمت میں پیش ہو۔ اور یہ غرض نہیں کہ ضرور ہم ہی اس کو

پیش کرنے والے ہوں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ نے ہمارے دل میں یہ تحریک ڈالی ہے۔ اس لئے ہم نے اسے پیش کر دیا ہے۔ اگر کوئی انجمن یا جماعت ایسی ہو۔ جو صرف اس وجہ سے اس کے ساتھ اتفاق نہ کرے۔ کہ یہ میموریل ہماری طرف سے کیوں پیش ہوتا ہے۔ تو ہم بڑی خوشی سے اپنے میموریل کو گورنمنٹ کی خدمت میں نہیں بھیجیں گے۔ بشرطیکہ اس کے بھیجنے کا اور کوئی مناسب انتظام کر لیا جاوے۔

پس یہ اشتہار جملہ ایڈیٹران اخبارات اسلامی۔ و سکرٹریان انجمنہائے و شاخہائے لیگ و معززاہل اسلام کی خدمت میں اس غرض کے لئے بھیجا جاتا ہے۔ کہ بہت جلد بذریعہ رزولیوشنوں کے اور بذریعہ تحریرات کے اس پر اظہار رائے کریں۔ تاکہ عام مسلمانوں کی طبائع کا میلان دیکھکر اس درخواست کو پیش کیا جاوے۔

المعلن

نورالدین

(خلیفۃ المسیح موعود) قادیان ضلع گورداسپور یکم جولائی ۱۹۱۱ء

لندن کا دربار تاجپوشی

بقیہ ہفتہ گذشتہ

اس کے بعد بادشاہ کے سینہ پر رکھکے تیل ملا گیا۔ تیرا سینہ اس مقدس تیل کی برکت سے پاک ہو۔ اور جس طرح سلیمان بادشاہ کے "رزڈک" پادری اور نتھن نبی نے تیل ملا تھا۔ اسی طرح تم اس رعایا کے بادشاہ بنو۔ خداوند۔ تمہارے خدا نے یہ اپنی رعایا۔ تمہاری حکومت کے لئے بخشی ہے۔ پس آپ باپ بیٹے روح القدس کے نام سے حکومت کرو۔

بادشاہ نے اس کے بعد پھر دوزانو ہو کے نماز ادا کی اور آرچ بشپ نے اس طرح دعا دی۔

ہمارے خداوند یسوع مسیح خدا کے اکلوتے بیٹے کے سر پر اس کے آسمانی باپ نے اپنی خوشنودی کا تیل ملا۔ اسی طرح ہمارے اس آسمانی باپ کی رحمت تم پر ہو۔ اور تمہارے ہاتھ کے سارے کاموں میں خدا کی رحمت و برکت شامل ہو خداوند کی رحمت تمہارے شامل حال ہو اور جو رعایا خداوند نے تمہارے سپرد کی ہے۔ تم اس کی دولت۔ امن اور روحانیت قائم رکھو۔ اس فانی دنیا پر عرصہ دراز تک شان و شوکت۔ عدل و انصاف۔ عقل و دانش مذہبی پابندی کے ساتھ حکومت کرکے ہمارے خداوند یسوع مسیح کی سفارش سے اس دائمی سلطنت کے شریک بنائے جاؤ۔ آمین!

اس دعا کے بعد۔ بادشاہ سلامت پھر کنگ ایڈورڈ کی کرسی پر بیٹھے۔ نائٹ آف گارٹر نے اس وقت سنہری شاہی میان بادشاہ کے سر سے اتار کے لارڈ چیمبرلین کو واپس دیا۔ بادشاہ اس وقت کھڑے ہو گئے۔

ڈین آف ویسٹ منسٹر نے بادشاہ کو ایک بلا آستینوں کا سنہری کرتہ پہنایا۔ ان کے اوپر پٹکہ باندھا گیا۔

لارڈ چیمبرلین نے جھک کے بادشاہ کے قدم چھوئے۔ لارڈ جو شاہی تلوار اُٹھا کے لائے تھے۔ لارڈ چیمبرلین کو تلوار دی اور وہ شاہی تلوار آرچ بشپ کو دی گئی جس نے قربان گاہ پر رکھکے یہ دعا پڑھی۔

اے خداوند ہمارے خدا ہم تیری درگاہ میں التجا کرتے ہیں۔ کہ تو اپنے خادم جارج کو ہدایت فرما اور اس کی مدد کر جس کی کمر میں یہ تلوار باندھی جاتی ہے۔ کہیں ایسا نہ ہو کہ وہ اس کا ناجائز استعمال کرے۔ بلکہ ایسا کر کہ وہ اس تلوار کو تیری ہدایت کے موجب خوف کیوقت یا اپنے دشمنوں اور خبیث روحوں کو سزا دینے کے لئے کام میں لائے اور اس تلوار سے ان لوگوں کی حمایت کرے۔ اور ان کی ہمت بڑھائے جو خداوند یسوع مسیح کے زیر سایہ اس دنیا میں آباد ہیں آمین

اس دعا کے بعد آرچ بشپ نے شاہی تلوار قربانگاہ سے اُٹھا کے بادشاہ کے دست راست میں دی۔ آرچ بشپ آف یارک۔ بشپ آف لندن۔ ونچسٹر۔ اور دیگر بشپ آرچ بشپ کی ساتھ تھے۔ اور وہ بھی اپنا ہاتھ لگا کے سہارا دیئے ہوئے تھے۔

جس وقت بادشاہ سلامت نے تلوار کو پکڑا۔ اس وقت آرچ بشپ نے کہا۔

اے بادشاہ اس شاہی تلوار کو جسے ہم خداوند کی مقدس قربانگاہ سے اُٹھا لائے ہیں۔ اور جسے ہم خداوند کے خادم اور چرچ آف انگلینڈ کے بشپ آپ کو پیش کرتے ہیں قبول کیجئے

بادشاہ کھڑے ہوئے۔ لارڈ گریٹ چیمبرلین نے بادشاہ کی کمر سے تلوار باندھی۔ بادشاہ پھر کرسی پر رونق افروز ہوئے اور آرچ بشپ نے اس طرح کہا۔

اس بادشاہ اس تلوار سے دُنیا کا انصاف کر۔ دُنیا سے بدی کا درخت اکھیڑنے کی کوشش کر۔ خداوند کے چرچ کی حفاظت کر اور بیڑہ اُٹھا۔ بیوہ اور بیکس یتیموں کی دل و جان سے مدد کر۔ وہ چیزیں جو زوال کی حالت میں ہیں۔ انہیں از سر نو قائم کر۔ گناہ کی سزا دے اور غلطی کی اصلاح کر اور نیکی راستی کی تائید کر۔

اے بادشاہ ایسا کرنے سے دُنیا میں تمہارا نام نیکی کے ساتھ قائم رہیگا۔ اپنی اس فانی زندگی میں خداوند یسوع مسیح کی وفاداری کے ساتھ خدمت کر۔ تاکہ آسمان کی حکومت میں خداوند یسوع مسیح تمہیں اپنا شریک کرے۔

بادشاہ نے پھر کھڑے ہو کے تلوار کھولکے دونوں ہاتھوں سے اُٹھا کے قربان گاہ پر چڑھائی اور واپس آکے پھر کنگ ایڈورڈ کی کرسی پر تشریف فرما ہوئے۔ اس کے بعد اس تلوار کی قیمت لگائی گئی۔ جو ایک سو شلنگ تجویز ہوئی۔ سو ڈین آف ویسٹ منسٹر نے تلوار لے کے لارڈ ملز کو دی نے اسے میان سے کھینچ کے برہنہ بادہ سلامت کو پیش کیا۔

بادشاہ پھر کھڑے ہوئے اور ڈین آف ویسٹ منسٹر نے بادشاہ کو شاہی جبہ پہنایا۔ لارڈ چیمبرلین نے گھنڈی لگائی۔ بادشاہ پھر تخت پر جلوہ گر ہوئے۔ اور ڈین آف ویسٹ منسٹر قربانگاہ سے کرّہ جس پر کروس بنا ہوا ہے۔ لائے۔ اور آرچ بشپ نے اس دعا کے ساتھ کرّہ بادشاہ کے حوالہ کیا۔

اے بادشاہ شاہی لباس اور کرّہ زمین قبول کیجئے۔ خداوند ہمارے خدا نے اپنا نور اور اپنی عقل آپ کو عطا کی۔ خداوند کی رحمت تمہیں حصار کئے ہوئے ہے۔ خداوند نے تمہیں نیکی کا لباس پہنایا

اور دُنیا کی نجات تمہارے ہاتھ میں دی۔ اور جب تم اس کرہ پر اس کروس کو دیکھو گے۔ اس وقت اس بات کو ضرور یاد کرو گے کہ یہ سب کچھ خداوند یسوع مسیح ہمارے نجات دہندہ کی برکت اور رحمت کا صدقہ ہے۔

بادشاہ نے اس دعا کے بعد اس کرہ کو ڈین ویسٹ منسٹر کے حوالہ کیا اور اُنہوں نے اسے قربانگاہ پر رکھدیا۔

شاہی توشہ خانہ نے آرچ بشپ کو شاہی "چھلہ" دیا اور اُنہوں نے اپنے ہاتھ سے بادشاہ کے دائیں ہاتھ کی چوتھی اُنگلی میں پہنایا اور یہ دعا پڑھی۔

اے بادشاہ اس "چھلہ" کو قبول کرو۔ یہ آپ کی شاہی عظمت اور جلال کی نشانی ہے۔ اور پروٹسٹنٹ مذہب کے ڈیفنس کی یادگار ہے۔ اور جس طرح آج تم کو یہ دنیاوی حکومت عطا کی گئی ہے۔ اسی طرح خدا کرے کہ وہ روحانی اقرار بھی پورا ہو۔ آسمانی حکومت میں تمہیں حصہ ملے اور تمہیں خدا کے اکلوتے فرزند خداوند یسوع مسیح کے ساتھ حکومت کرو۔ جس کا جلال اور جس کی حکومت لازوال ہے۔ آمین!

اس کے بعد ڈین آف ویسٹ منسٹر نے "کروس" کا عصا شاہی اور فاختہ عصا دونوں دیئے۔

لارڈ مینر آف ورکشاپ نے بادشاہ کو دستانہ پہنایا اس کے بعد آرچ بشپ نے عصا شاہی بادشاہ کو اس دعا کے ساتھ حوالہ کیا۔

اے بادشاہ اس عصا شاہی کو جو شاہی حکومت اور انصاف کی نشانی ہے قبول کرو۔

پھر بادشاہ کو آرچ بشپ نے فاختہ والا عصا بائیں ہاتھ میں دیا۔ یہ عصا رحم اور سچے انصاف کی نشانی ہے۔ خداوند جو تمام نیکیوں کا سرچشمہ۔ تمام نیک ہدایتوں کا دینے والا اور دُنیا میں رحم انصاف اور تمام نیک کام کرنے والا ہے وہ آپ کی مدد کرے اور دُنیا کی حکومت میں آپ کو ہدایت کرے۔

اے بادشاہ دُنیا پر تمہارا رحم جتنی رحم کی ضرورت ہے کہیں ایسا نہ ہو کہ مظلوم انصاف سے ناامید ہو جائیں۔ اور اے بادشاہو انصاف اس طرح کرنا کہ خزانہ دل سے رحم فراموش نہ ہو جائے۔ شریروں اور سرکشوں کو سزا دو۔ مظلوموں کی حمایت کرو۔ نیک انسانوں کی پرورش کرو۔ اپنی رعایا کو اس راستہ پر چلاؤ جس راستہ پر ان کو چلنا واجب ہے۔

"تاجپوشی"

ان کل ابتدائی رسموں کے بعد تاجپوشی کی رسم اس طرح ادا ہوئی۔

اول آرچ بشپ قربان گاہ سے تاج اٹھا کے لائے۔ پھر قربان گاہ پر دونوں ہاتھوں سے پکڑ لیا۔ اور یہ دعا پڑھی۔

"اے خداوند" تیرا "نور" نیکیوں کا سچا تاج ہے۔ ہم تجھ سے التجا کرتے ہیں۔ کہ اپنی رحمت اپنے اس خادم ہمارے بادشاہ جارج کے شامل حال کر اور اسے گناہوں سے پاک کر جس طرح آج تیرے حکم سے یہ سونے کا تاج اس کے سر پر رکھا جاتا ہے۔ اسی طرح اس کے شاہی دل میں اپنی رحمت بے پایاں اور نور اعلیٰ نور کا چراغ روشن کر۔ اور دُنیا کی نیکیوں کا مرصع تاج اس کے سر پر رکھ۔ خداوند یسوع مسیح کی مدد سے یہ سب کچھ پورا ہو۔

اس کے بعد کنگ جارج کنگ ایڈورڈ کے تخت پر بیٹھے آرچ بشپ و دیگر بشپ قربانگاہ سے واپس آئے۔ ڈین آف ویسٹ منسٹر دونوں ہاتھ سے شاہی تاج اٹھا کے لائے اور نہایت ادب سے بادشاہ کے سر پر تاج رکھا گیا۔ اسی وقت "خدا بادشاہ کو سلامت رکھے" کے نعرے بلند ہو گئے۔ اسی وقت جس قدر شاہزادہ اور لارڈ موجود تھے۔ سب نے اپنے اپنے تاج سر پر رکھے اور خوشی کا باجہ بجایا گیا قلعہ پر سے شاہی سلامی کی توپیں گرجنے لگیں جب یہ شور و شغب کم ہوا پھر آرچ بشپ نے پڑھا۔

خدا نے آج تمہیں یہ شاہی حکومت کا تاج عطا کیا۔ خدا کرے کہ تمہاری دنیاوی نیکیوں کا مبارک پھل تمہیں رحمت ہو اور خداوند یسوع مسیح کی مدد سے تمہیں آسمانی حکومت کا تاج مرحمت ہو۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

نحمدہ و نصلی علیٰ رسولہ الکریم

اعلان

چونکہ بورڈنگ ہوس کی عمارت کی تکمیل کے لئے کام کا جاری رکھنا ضروری ہے اور دوسری طرف اس فنڈ میں روپیہ نہیں رہا۔ اس لئے بذریعہ ایک سرکلر کے تمام انجمنوں میں تحریک کی گئی ہے کہ وعدوں کے علاوہ بھی اس فنڈ کے لئے روپیہ وصول کر کے بہت جلد بھجوانے کی کوشش کریں۔ اس پر بعض احباب نے فرداً فرداً اور بعض انجمنوں نے کوشش کر کے روپیہ بھجوایا بھی ہے۔ جس کے لئے ایسے تمام دوستوں کا شکریہ ادا کیا جاتا ہے۔ لیکن حضرت میر ناصر نواب صاحب نے پسند فرمایا ہے کہ وصولی چندہ تعمیر کے لئے بعض جگہ احباب کی خدمت میں تشریف لے جاویں۔ بالفعل تمام احباب کو لکھا جاتا ہے کہ حضرت میر صاحب جہاں پہونچیں۔ وصولی چندہ میں ہر طرح سے ان کی امداد فرما کر مشکور فرماویں۔ والسلام

صدر الدین

اسسٹنٹ سکرٹری صدر انجمن احمدیہ قادیان

۷ جولائی ۱۹۱۱ء

متفرق نوٹ

الہامات مرزا کا جواب

الہامات مرزا کا جواب خدا تعالیٰ کے محض فضل سے لکھا جا رہا ہے۔ اور کتاب بھی ساتھ ساتھ لکھ رہا ہے۔ اور ماہ اعلان کے ساتھ پریس میں جانے لگا ہے۔

مَیں نے دو ہزار کاپی اس کے چھاپنے کا ارادہ کیا ہے۔ مولوی عمر الدین صاحب شملوی نے پچاس روپیہ اس فنڈ میں دینے کا وعدہ کیا تھا۔ اس وقت ایسے آدمیوں کی ضرورت ہے جو اس کتاب کے اخراجات طبع پیشگی ادا کر دیں۔ اگر مولوی عمر الدین صاحب ایسے دس آدمی اور نکل آویں تو کتاب انشاء اللہ العزیز ۱ اگست سے پہلے چھپکر شائع ہو جاوے اللہ تعالیٰ ہی کے فضل پر موقوف ہے۔ اور وہی مطلوب

کو متحرک کرے گا۔

اصول اسلام۔ جناب مولوی محمد علی صاحب کے اس لیکچر کا اردو ترجمہ ہے۔ جو جلسہ مذاہب الہ آباد میں پڑھا گیا تھا۔ لیکچر نہائت لطیف اور قابل اشاعت ہے۔ پانچہزار چھاپ کر مفت تقسیم کیا گیا ہے۔ جو صاحب چاہیں شیخ عبدالرحمٰن صاحب قادیانی تاجر کتب قادیان سے ٹکٹ بھیجکر منگوالیں۔

اقیموا الصلوٰۃ۔ اس نام کا ایک مختصر سا رسالہ کتابی تقطیع پر شیخ عبدالرحیم صاحب نومسلم مصنف الذکر نے لکھا ہے اور شیخ عبدالرحمٰن صاحب تاجر کتب نے نہائت خوبصورت چھپوایا ہے یہ رسالہ بچوں اور لڑکیوں کے لئے بہت مفید ہے۔ قیمت صرف ۲ ہے۔

علماء خلف قیمت ۸/ جناب میر قاسم علی صاحب مشہور مناظر کے زور قلم سے صرف احمدی ہی نہیں بلکہ آریہ اور اسلامی دُنیا خوب واقف ہے۔ میر صاحب کی کسی تصنیف کے متعلق اب مبسوط ریویو کی ضرورت نہیں۔ صرف یہ لکھدینا کافی ہے کہ میر صاحب نے اسے لکھا ہے۔ علماء خلف ان کی تازہ تصنیف ہے۔ جس میں علماء سوء کی حقیقت کو ان کے اپنے ہی الفاظ میں ان کے اپنے ہی مسلمات کی بنا پر کھولا ہے۔ خصوصاً امرتسری منکر ثناء اللہ کی دستار فضیلت کا تو تار تار الگ کر کے دکھا دیا ہے۔ یہ رسالہ میر صاحب موصوف سے دفتر الحق دہلی کے پتہ سے مل سکیگا۔

"نُور" کے ناظرین کو اطلاع

مَیں تقریباً ایک ماہ سے بعارضہ آشوب چشم بیمار ہوں۔ اور حضرت خلیفۃ المسیح نہائت محبت سے علاج کر رہے ہیں۔ آپ نے لکھنے پڑھنے سے منع فرمایا ہے۔ اس لئے انشاء اللہ تعالیٰ ۱۵ جولائی و یکم اگست کا پرچہ اکٹھا ہی یکم اگست کو شائع ہوگا بہی خواہان "نور" اس عاجز کے لئے دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ بہت جلد صحت عطا فرماوے۔ والسلام

خاکسار

محمد یوسف عفی عنہٗ

ایڈیٹر "نور" قادیان ضلع گورداسپور

خریداران الحکم کیلئے ضروری اطلاع

چونکہ خاکسار ایڈیٹر الحکم بلاد اسلامیہ و مصر کے سفر کا ارادہ کرچکا ہے اور اپنی جگہ اس سفر کی تیاری میں مصروف ہے اس لئے یہ ضروری معلوم ہوتا ہے کہ اخبار کے متعلق ۱۹۱۱ء تک کے تمام حسابات صاف ہوجائیں اور جو لوگ سال کے کسی حصہ میں خریدار ہوئے ہیں۔ ان کے حسابات بھی آخیر دسمبر ۱۹۱۱ء تک ختم کردیئے جاویں اور آئندہ سب کا سال یکم جنوری سے شروع ہوکر اخیر دسمبر تک ختم ہوجایا کرے اس لئے صفائی حساب کے واسطے جن احباب کے ذمہ کچھ بھی بقایا ہے۔ خواہ وہ اس سال کا ہے یا سالہائے گذشتہ کا ہے یا کتابوں یا ترجمۃ القرآن میں کسی کے ذمہ کچھ باقی ہے۔ ان کے نام مطبع سے بعد اطلاع وی پی جاری کردیئے جاتے ہیں۔ اور **وی پی** میں اخبار کا کوئی پُرانا پرچہ بھیجا جاتا ہے۔ پس وہ احباب جن کے نام وی۔ پی جاری ہوتے ہیں۔ کارڈ کے پہنچتے ہی اگر حساب میں کوئی غلطی ہو تو اس سے اطلاع دیں۔ تاکہ بعد درستی وی۔ پی کیا جاوے اور اگر وی۔ پی جاری ہوجاوے اور وہ اطلاع نہ دیں۔ تو وی۔ پی کو بطور امانت رکھکر تصفیہ حساب کرلیں **وی پی واپس نہ کریں** اور اس سے پہلے تو بقایا باقساط بھی وصول کیا جاسکتا تھا۔ لیکن اب جبکہ مَیں اپنے سفر سے پہلے اس قسم کے تمام حسابات کو ایسے طور پر صاف کرنا چاہتا ہوں۔ کہ میری غیر حاضری میں کوئی نقص حساب کا پیدا نہ ہو تو خریداران الحکم مطلع رہیں۔ کہ ان کے نام چکتہ حساب کا وی۔ پی ہوگا۔ خواہ وہ کسقدر رقم کا بھی ہو۔ میں بالآخر تمام سرپرستان الحکم سے درخواست کرتا ہوں۔ کہ اس وقت انہیں اپنے خادم کی ہر طرح اعانت کرنی چاہیئے۔ اور اپنی ضروریات کو روک کر بھی الحکم کے حساب کو صاف کریں کیونکہ الحکم کے ذمہ جو مطالبات بیرونی و اندرونی ہیں ان سب کو بھی مناسب طریق پر صاف کرنا ضروری ہے۔ اور الحکم کے آئندہ انتظام کے لئے بھی خصوصیت سے توجہ کرنی پڑیگی۔ ان سب کے علاوہ اسقدر لمبے سفر کے اخراجات خود میرے بھی زیر نظر ہیں۔ پس میں امید کرتا ہوں کہ الحکم کے خریدار اس وقت اپنی اولوالعزمی اور قومی خدمت کی سچی قدردانی کا ثبوت دیں گے۔ کہ وہ اپنے خادم کے مطالبات ادا کرنے میں ذرا بھی تامل نہ فرماویں گے۔

یعقوب علی ایڈیٹر الحکم قادیان

الحق دہلی سے ضمانت لی گئی!

الحق مورخہ ۲۱ جولائی کی اشاعت میں یہ خبر نہائت افسوس سے پڑھی گئی۔ کہ گورنمنٹ پنجاب نے دہلی کے مشہور اخبار الحق سے ایک ہزار روپیہ کی ضمانت لے لی ہے۔

اس کے ساتھ ہی یہ خوشی کی بات ہے۔ کہ محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے یہ نقد ضمانت فوراً ہی داخل ہوگئی اور الحق پر ایک لحظہ بھی ایسا نہیں گذرا کہ محض ضمانت کے سوال کی وجہ سے اس کی اشاعت میں کوئی تعویق ہوتی۔ گورنمنٹ کے اس فیصلہ پر ہم سر تسلیم خم کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ مگر ساتھ ہی نہائت ادب سے گزارش کرنے کی جرات کرتے ہیں۔ کہ الحق سے ضمانت لینے کے سوال پر مزید توجہ اور نظر ثانی کی ضرورت ہے۔ نہ صرف اس لئے کہ اخبار الحق کا ایڈیٹر ایک ایسی سوسائٹی کا ممبر ہے۔ جو گورنمنٹ کی وفاداری اور ارادت اپنے مذہب کا جزو سمجھتی ہے یعنی وہ احمدی ہے گورنمنٹ پنجاب سے یہ امر مخفی نہیں ہے۔ کہ احمدی پریس نہائت دوراندیشی اور احتیاط و اعتدال سے چلایا جاتا ہے اور مَیں بحیثیت ایڈیٹر الحکم یہ کہنے کا فخر رکھتا ہوں۔ کہ اس کی تحریروں کی ہمیشہ اس پہلو سے ذمہ وار آفیسروں نے بھی تعریف کی ہے۔ ۱۹۰۷ء کے طوفان بے تمیزی میں احمدی پریس خصوصاً الحکم نے ان غلط فہمیوں کے دور کرنے میں جو کوتاہ اندیش لوگ گورنمنٹ کے متعلق پھیلانا چاہتے تھے جو حصہ لیا ہے وہ بھول نہیں سکتا۔ الحق کے ایڈیٹر نے شخصی طور پر اپنے اثر اور تقریروں سے گذشتہ چار سال کے اندر بہت بڑا کام کیا ہے۔ بایں جب سے الحق جاری ہوا ہے۔ اس نے ہمیشہ گورنمنٹ کی **وفاداری** اور ارادت مندی کے جذبات کو مستحکم کیا ہے۔

اس میں شک نہیں کہ الحق نے آریہ اخبارات کو دندان شکن جواب دیا ہے۔ اور اس کے لب و لہجہ میں حق کی لازمی مرارت

کی وجہ سے کچھ تلخی اور تیزی بھی ہو۔ مگر قابل غور یہ امر ہے۔ کہ الحق کا یہ رویہ ڈیفنسو تھا یا افینسو؟ اس کے جواب میں بلا تامل کہنا پڑیگا کہ الحق نے جو کچھ لکھا اور جب کبھی لکھا وہ دفاعی رنگ میں تھا۔ اور اس سے اصل غرض اس بے جا جوش اور اشتعال کو روکنا تھا۔ جو مسلمانوں میں آریوں کی ان برانگیختہ کرنے والی تحریروں سے پیدا ہو سکتا تھا۔ جو انہوں نے وقتاً فوقتاً اپنے اخبارات میں شائع کیں۔

اب قابل غور یہ امر ہے کہ کیا اس جوش کو بڑھنے دیا جاتا یا اس کو فرو کر دیا جاتا۔ گورنمنٹ اور اس کے نیکدل آفیسر کبھی پسند نہیں کر سکتے۔ کہ اس قسم کی بے چینی اس کی رعایا کے افراد کے دلوں میں پیدا ہو۔ اور یہ مسلم امر ہے کہ جب کسی اشتعال انگیز حملہ کا معقول اور مسکت جواب دیدیا جاوے۔ تو پھر اس سے انسان کے جوشیلے جذبات پر پانی پڑجاتا ہے۔ اس حیثیت سے الحق نے جو کام کیا۔ وہ اسی غرض مشترک کے لئے تھا۔ جو تمام بہی خواہان ملک کی ہو سکتی ہے یعنی

امن اور سلامتی

الحق نے ان مضامین پر جو قابل اعتراض قرار دیئے گئے ہیں خود لکھنے کا ارادہ کیا ہے۔ مگر ایڈیٹر الحکم اس سے بھی پہلے اپنی آواز اٹھانی چاہتا ہے۔ اور وہ تمام اسلامی پریس کو اس پر متوجہ کرتا ہے۔ کہ وہ ادب اور نیاز مندی کے ساتھ اپنے ان جائز حقوق کا استعمال کرے۔ جو گورنمنٹ نے اسے اظہار رائے کے متعلق دے رکھے ہیں۔

ہمیں گورنمنٹ کے عدل اور انصاف پر بھروسہ ہے۔ لیکن اس میں شبہ نہیں ہو سکتا کہ بعض وقت واقعات کی غلط بیانی اس کی راہ میں روک ہو جاوے۔

اس میں بھی کوئی شبہ نہیں کہ الحق نے ہمیشہ آریہ منہ زور اخبارات کو دندان شکن جواب دیا ہے اور جو حملے وہ اسلام اور اہل اسلام پر کرکے ان کا دل دکھاتے اور انہیں اشتعال دلاتے ہیں۔ انہیں رد کیا ہے۔ لیکن اس کی غرض ہمیشہ امن کو قائم رکھنا ہے۔

گورنمنٹ پنجاب اس امر سے بھی ناواقف نہیں ہو سکتی کہ سلسلہ عالیہ احمدیہ کے بانی و امام نے گورنمنٹ کے حضور اس قسم کا میموریل بھیجنے کی تجویز کی تھی۔ اور جملہ مذاہب کے لیڈروں کے نام نوٹس جاری کیا تھا کہ وہ اپنی تحریروں اور تقریروں میں کسی غیر مذہب پر حملہ نہ کریں بلکہ اپنے اپنے مذہب کی خوبیاں بیان کریں۔ پھر اس نوٹس کی تجدید ہمیشہ ایڈیٹر الحکم اپنے اخبار میں کرتا آیا ہے اور آریہ اخبارات کو نام بنام اس پر متوجہ کیا۔ مگر انہوں نے اپنی روش کو نہیں بدلا مجبوراً الحق نے ان کے حملوں کا ذب کرنا اپنے ذمہ لیا۔ تاکہ مسلمانوں میں ان دل آزار حملوں کی وجہ سے کسی قسم کا اشتعال اور جوش پیدا نہ ہو۔ ایسی حالت میں اور صورت میں الحق سے ضمانت کا مواخذہ صوبہ پنجاب کے ذمہ وار حاکم کی نظر ثانی کا محتاج ہے۔

الحق گو عام اسلامی معاملات پر بحث کرتا ہے اور سلسلہ عالیہ احمدیہ کی خصوصیات مذہب کی اشاعت اس کے عام مقاصد میں داخل نہیں۔ تاہم اس میں کوئی کلام نہیں کہ ایڈیٹر الحق ایک مخلص اور غیور احمدی ہے۔ اور وہ وہ رعایا میں گورنمنٹ کے لئے وفاداری کا مخلصانہ جوش پیدا کرنا چاہتا ہے۔ اور وہ اس وجہ سے کہ وہ ایک امام کے ماتحت ہے برخلاف دوسرے اخبارات اور رسالجات کے الحق اپنے امام کا حکم ماننے کو اپنی سعادت سمجھتا ہے۔

اس لیئے گورنمنٹ پنجاب ہمارے امام و پیشوا حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کے ذریعہ وہی کام کر سکتی تھی جو ایک ہزار روپیہ کی ضمانت سے اسے مقصود تھا۔ بہرحال ہمیں اس پر اعتراض نہیں۔ کیونکہ ہم گورنمنٹ کے سیاسی نظام میں دخل دینا سلسلہ عالیہ احمدیہ کے امام کی ہدایات کے ماتحت گناہ سمجھتے ہیں۔ صرف یہ گذارش کرتے ہیں کہ اس معاملہ میں گورنمنٹ پنجاب کی مزید توجہ درکار ہے اور الحق کو ضمانت سے معاف کرنا اس کی عفو آمیز پولیسی کی دلعزیزی کو پیدا کریگا۔ اور اس کی ضمانت کی واپسی اس کیلئے قابل قدر اصلاح کا موجب ہوگی۔

ہمیں اپنے صوبہ کے اعلیٰ حاکم کے انصاف پر بھروسہ ہے۔ اس لیئے ہمیں توقع ہے۔ کہ اگر اصل واقعات صاحب ممدوح کے نوٹس میں لائے جائیں گے۔ جو ان مضامین کے محرک ہیں۔ تو کوئی وجہ نہیں ہو سکتی کہ وہ آریہ اخبارات بھی اپنے کیئے کا خمیازہ نہ بھگتیں۔

بالآخر مجھے اسلامی پریس کو متوجہ کرنا ہے کہ وہ اس معاملہ کو ادب کے ساتھ گورنمنٹ کے نوٹس میں لائیں۔ سور نشارین پریس اس کوشش میں ہے کہ وہ مسلمانوں کے ان پرچوں کو بدنام کریں۔ جو ان کی اشتعال انگیز پولیسی کو طشت از بام کرتے ہیں۔ ایسی ہی ضرورتوں کے لئے میں نے مسلم پریس ایسوسی ایشن کی تحریک کی تھی۔ مگر افسوس ہے۔ کہ وہ قوم جو دوسروں کو مشورہ دینے میں ہوشیار اور جو قومی گائیڈ (رہنما) کہلانے کی شیدا ہے۔ وہ اتنا نہیں کر سکتی۔ کہ اپنی کمزوریوں اور اصلاح کے لئے بھی کوئی کمیٹی بنا سکے۔ مسلم پریس ایسوسی ایشن کی بہت بڑی ضرورت ہے۔ اگر مسلم پریس ایسوسی ایشن قائم ہو تو ایسوسی ایشن کی طرف سے ایک درخواست اس مضمون کی گذر سکتی ہے کہ اگر گورنمنٹ کی نظر میں کسی اخبار کے مضامین اور پولیسی میں اصلاح کی ضرورت ہو۔ تو وہ اس مقصد کو محض ایسوسی ایشن کو معمولی ہدائت دینے سے پورا کر سکتی ہے۔ اب بھی وقت ہے ہمارے ہمعصر اس پر توجہ کریں اور اس ایسوسی ایشن کو باقاعدہ قائم کریں۔

بہرحال اگر الحق کی ضمانت کے متعلق گورنمنٹ پنجاب کے حضور نظر ثانی کے لئے اسلامی پریس نے مشترکہ آواز نہ اٹھائی تو وہ وقت دور نہیں۔ کہ یہ بزلہ بعض دوسرے پرچوں پر بھی یاران وطن کی مہربانیوں سے گرے۔

گورنمنٹ اگر اس میموریل پر مناظرات مذہبی کے متعلق سلسلہ احمدیہ کی طرف سے کئی سال پہلے پیش کیا گیا تھا۔ اب بھی توجہ کرے۔ تو یہ جھگڑے ہی ختم ہو سکتے ہیں۔

الحق نے اس وقت خدا کے فضل سے اپنی قومی وفاداری کا ثبوت دیدیا ہے۔ اس لئے میں مسلمانوں کو اس امر کی طرف توجہ دلاتا ہوں کہ وہ الحق کی ان مالی مشکلات میں (جو اسے اس ناگہانی افتاد کی وجہ سے پیش آئی ہیں) اس کے ہمدرد ہوں اور اس کی توسیع اشاعت میں کوشش کریں۔ کیونکہ یہ تکلیف محض قومی کاز کے ڈیفنس کی وجہ سے پیش آئی ہے نہ ان کی کسی ذاتی کمزوری کا نتیجہ ہے۔ اس لئے یہ قومی ضرورت ہے۔ اور نت اسے چاہیئے کہ قوم ہی پورا کرے۔ الحق کا ایڈیٹر کسی سے چندہ نہیں مانگتا۔ لیکن اگر وہ اس غرض کے لئے چندہ کا سوال بھی کرتا۔ تو بھی کسی اخلاقی الزام کے نیچے نہیں آسکتا

تھا ہم میں اپنے دوستوں اور عام مسلمانوں میں یہ تحریک کرنا اپنا فرض سمجھتا ہوں۔ کہ وہ الحق کی ہر طرح مدد کریں اس رقم کو پورا کریں۔ جو انہیں جمع کرنی پڑی ہے اور اس کی اشاعت کے حلقہ کو وسیع کریں۔ تاکہ اس کا اثر وسیع ہو

تبلیغ اسلام کا ایک آسان ذریعہ

یہ جدو جہد اور مقابلہ کا زمانہ ہے۔ کل ادیان میدان میں نکل آئے ہیں۔ یہانتک کہ جن مذاہب کے عقاید اور اعمال کو مخفی رکھنا داخل مذہب تھا وہ بھی عام ہو گئے ہیں۔ اور ایسی حالت میں ہر ایک مذہب خواہ وہ مشنری مذہب تھا یا نہیں مگر اس وقت مشنری مذہب بننا چاہتا ہے۔ یہانتک کہ شدھی سبھائیں باقاعدہ قائم ہو چکی ہیں سو اہب کے اس مقابلہ کے زمانہ میں جہاں ہر طرف سے اسلام پر حملے ہو رہے ہیں۔ وہاں ایک ہی امر ہمارے لئے خوش کن ہے اور وہ

اسلام کے غلبے کی پیشگوئی ہے

اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں یہ فرمادیا ہے کہ مہدی اور موعود مسیح کے زمانہ میں اسلام کل ادیان پر غالب آئیگا۔ گویا اسلام کی روحانی فتح ہوگی اور تمام مذاہب جو اس کے سامنے آئیں گے۔ وہ شکست کھائیں گے۔ محض اس خوش کن پیشگوئی پر بیٹھے رہنا مومن کا کام نہیں بلکہ ضرورت ہے اس امر کی کہ ہم اس کے پورا کرنے کے لئے خود بھی ہاتھ پاؤں ہلائیں۔ جیسا کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ میں عملی ہدایت ملتی ہے۔

اس پیشگوئی کے پورا ہونے کے اس زمانہ کا سب سے زیادہ ہمیں شوق اور جوش ہے۔ اس لئے کہ ہم یقین کرتے ہیں۔ کہ **وہ مبارک انسان جس کی آمد سے یہ پیشگوئی وابستہ تھی آ چکا ہے۔**

اور جو لوگ ابھی اس کی آمد ہی کے منتظر ہیں۔ ان کی نظر میں ابھی وہ وقت نہیں آیا اس لئے اُن کے اندر

جدوجہد کے لئے جوش پیدا ہی نہیں ہو سکتا

پس احمدی قوم تبلیغ اسلام کا ایک بار گراں اپنے کندھوں پر رکھتی ہیں۔ میری رائے عرصہ سے یہ ہے کہ اس وقت بمقابلہ اشاعت اسلام کے حفاظت اسلام کا کام مقدم ہو رہا ہے۔ گو میری اس رائے پر بعض نے کہا تھا کہ حفاظت اسلام اللہ تعالیٰ نے اپنے ذمہ لی ہے۔ مگر میں نے اس وقت بتایا تھا کہ اسی حفاظت کے لئے تو مجددین کے ارسال کی ضرورت پڑی اور اس صدی پر بھی اللہ تعالیٰ نے

مجدد اعظم

کو پیدا کیا۔

سائنس کی ترقی اور علما کی سستی اور علماء کا باہم اختلاف انگریزی خوان جماعت کو اسلامی عقائد سے دلچسپی پیدا کرنے سے قاصر رکھا اور دوسری طرف مسلمانوں کی وہ کثیر جماعت جو ہندوستان کے مختلف حصص میں اسلام سے محض ناواقف ہو کر پڑی ہوی ہے۔ ان پر آریہ اور عیسائی لوگوں نے یورش کر دی اور انہیں ہندو یا عیسائی بنانے کی کوشش شروع کی جس سے عملی رنگ میں اسلام کو نقصان پہنچ رہا ہے۔

ان دونوں قوموں یعنے نوجوان انگریزی خوانوں اور ناواقف مسلمانوں میں کام کرنے کی ضرورت ہے اول الذکر گروہ میں عصبیت اور حمیت اسلامی برنگ فیشن پیدا ہو گئی ہے۔ اور یہ پیش خیمہ ہے۔ اسلام کی عملی روح کے پیدا ہونے کا۔ بشرطیکہ اس سے فائدہ اٹھایا جاوے۔

ہر چند یہ لوگ مذہب اور اصول مذہب سے واقف نہیں (الا ماشاء اللہ) تو بھی وہ مسلمان کہلانے کی حیثیت سے ضروری سمجھتے ہیں کہ مسلمان من حیث القوم ترقی کریں۔ اس لئے اگر اس نئی نسل کے بڑھتے ہوئے جوش کو زیادہ مفید اور کار آمد بنانے کے لئے کوئی عملی کام شروع کیا جاوے تو خدا کے فضل سے امید ہو سکتی ہے کہ یہ جماعت کار آمد فریق ہو جاوے۔ اس مضمون میں میں اس طریق کو پیش کرنا چاہتا ہوں۔ اگر احباب اس پر تبادلہ خیالات کر کے اس کے مفید پہلوؤں اور صورتوں کو پیش کر سکیں تو اچھا ہو۔ اخبار نویس کا کام قوم کو گائیڈ کرنا ہوتا ہے اگر اس کی پیش کردہ تجاویز مفید اور موثر ہو سکیں تو انہیں عملی رنگ دینا قوم کا کام ہے۔ اسی غرض سے میں اسے پیش کرتا ہوں

میری دانست میں امسال موسم گرما کی تعطیلوں میں یک لیکچروں کا سلسلہ شروع کیا جاوے اور تمام اسلامی سکولوں اور کالجوں میں ایک سرکلر لیٹر اس مقصد کے لئے بھیجدی جاوے کہ وہ طالب علم جو عقائد اسلام کا فلسفہ جاننے کے خواہشمند ہوں وہ کم از کم دو ہفتہ کے لئے قادیان میں آئیں۔

اور ان دو ہفتوں میں حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی سے چند خاص لیکچروں کی استدعا کی جاوے اور ایسا ہی حضرت خلیفۃ المسیح کے ارشاد اور ہدایت کے ماتحت حضرت صاحبزادہ صاحب لیکچروں کا ایک کورس تیار کریں۔ جو مثلاً ضرورت الہام ضرورت نبوت۔ نبوت محمدیہ۔ حقیت قرآن مجید۔ ارکان اسلام کا فلسفہ۔ جنت و نار۔ ثبوت قیامت وغیرہ مضامین کے علاوہ مختلف مذاہب آریہ اور عیسائی۔ برہمو اور مادہ پرست کے عقائد پر تنقیدی مضامین پر مشتمل ہوں۔ گویا ان لیکچروں کے ذریعہ انہیں حقیت اسلام اور ابطال مذاہب باطلہ سے آگاہ کیا جاوے اور یہ لیکچر ایسے طریق پر ہوں جن کو وہ اس طرح پر نوٹ کر لیں جیسے کالجوں میں پروفیسر نوٹ کرا دیتے ہیں

اس طریق پر اگر کالجوں اور سکولوں کے کچھ طالب علم (جو ہائی کلاسس کے ہوں) یہاں آ جاویں۔ تو وہ نہ صرف اسلام سے واقف ہو جائیں گے۔ بلکہ ان میں سلسلہ کی تبلیغ اور سلسلہ کے کام کی نوعیت کی بھی تبلیغ ہو جائے گی۔ اس وقت یہ تجویز ایک خیالی پلاؤ نظر آئے گا۔ مگر تجویزیں جسقدر بھی ہوں خیالی پلاؤ ہی ہوتی ہیں۔ جب تک عملی رنگ پیدا نہ ہو۔ میرا خیال ہے کہ اگر علیگڑھ اور دوسرے کالجوں کے ذمہ وار آفیسروں کے ذریعہ ایک چٹھی بھیجکر ایسے طلبا کی فہرست معلوم کی جا سکتی ہے جو آنا چاہیں۔ اس سے جہاں یہ فائدہ ہوگا کہ تبلیغ و تعلیم اسلام کا موقعہ نکل آئے گا۔ وہاں یہ اندازہ کرنے کا موقعہ بھی مل جائیگا کہ کسقدر مسلمان نوجوان طالب علم اپنے اندر مذہبی جوش رکھتے ہیں۔ کیا عجب یہ سلسلہ خدا کے فضل سے مفید اور بابرکت ہو۔

میں نے اس تحریک کو لکھ کر حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کی خدمت میں پیش کیا۔ تو آپ نے پسند فرمایا ہے۔ جس سے یقین ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کو بابرکت کریگا۔ و باللہ التوفیق

چونکہ بعض جگہ تعطیلات ہو چکی ہیں۔ اس لئے اب اخبارات میں عام اعلان اگر کر دیا جاوے۔ اور تاریخیں مقرر ہو جاویں۔ تو بھی یہ کام شروع ہو سکے گا (انشاءاللہ)

قادیان کے آریہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول

قادیان کے آریوں کو سلسلہ عالیہ احمدیہ سے جو دُشمنی ہے وہ مخفی نہیں۔ قادیان میں جو پبلک رفاہ کی تحریک سلسلہ کی طرف سے ہو۔ اس کی کسی نہ کسی رنگ میں یہ لوگ مخالفت کرنا اپنا فرض سمجھتے ہیں۔ مجھے حیرت ہوتی ہے کہ باوجودیکہ قادیان کے عوام ہندوؤں اور خصوصاً آریوں کو اس سلسلہ کے طفیل سے ہر قسم کا فائدہ پہنچا ہے۔ گر یہ لوگ بجائے احسان ماننے کے کفران نعمت کر کے مخالفت کی نئی تجویزوں میں لگے رہتے ہیں۔

قادیان میں جب تعلیم الاسلام سکول کھولا گیا۔ تو آریوں نے جوش میں آکر اس مدرسہ کی مخالفت کے لئے ایک آریہ سکول قائم کیا۔ مگر چونکہ اس کی غرض محض مقابلہ تھی۔ اس لئے وہ ناکامی کے ساتھ بند ہوا اور اس کا مرتک سنسکار ان آریوں کو اپنے ہاتھ سے کرنا پڑا۔ پھر سلسلہ کے اخبارات کو دیکھ کر ایک اخبار جاری کیا اور اپنے دوستوں کو خوش کرنے اور بازار خریداری تیز کرنے کے لئے خوب دل کھول کر ہمیں گالیاں دیں اور غلط سے غلط واقعات اس میں درج کر کے دکھا دیا۔ کہ ہماری مخالفت میں یہ لوگ کہاں تک اندھے ہو رہے ہیں۔ ہم نے نہائت صبر سے ان گالیوں کو سُنا اور حوالہ بخدا کیا آخر قدرت کے ہاتھ نے

ظالموں کی صف کو لپیٹ دیا

آج وہ گالیاں دینے والے خدا جانے (بقول آریہ صاحبان) کس جون میں ہیں۔ پھر حضرت خلیفۃ المسیح مدظلہ العالی کا شفاخانہ عرصہ دراز سے جاری ہے اور اب تو اس کے ساتھ ایک ڈسپنسری کا بھی اضافہ ہو چکا ہے۔ باوجودیکہ یہ لوگ خود۔ ان کے بچے۔ ان کی عورتیں سب ان سے فائدہ اٹھاتے رہے اور اب تک اٹھا رہے ہیں مگر اس کی مخالفت میں بھی قسم قسم کی کوششیں کیں کبھی مریضوں کو بہکایا۔ کبھی خود اپنے اہتمام میں دوائی خانہ کھول کر دوکان جاری کی مگر اس قدرتی ناکامی کے سیاہ ٹیکے نے ان کا ساتھ نہ چھوڑا۔ اس پر بھی ہماری طرف سے کبھی ان کے ساتھ بدسلوکی نہیں ہوئی۔ اور ہم سب انہیں اپنے محبوب کا ہموطن سمجھ کر اور محض اس وجہ سے کہ اسلام کا دوسرا اصل توحید کے بعد شفقت ہے۔ ان کے ساتھ نیک سلوک کرنے میں کبھی فرق نہیں کیا۔ یہ سرشت اور فطرت ہمارے ساتھ ہی معاندانہ رنگ نہیں رکھتی بلکہ خود گورنمنٹ کے ساتھ جو حق احسان ادا کیا گیا ہے۔ اس کی نظیر **قادیان کے آریوں کا وہ سپوت ہے۔** جو پورٹ بلیر میں بغاوت کے مقدمات میں سزا بھگت رہا ہے اور ان آریوں کو اتنی توفیق بھی نہیں ملی کہ اس کے فعل سے بیزاری کا اظہار کرتے پھر اس پر بھی بس نہ کی کہ قادیان سے اخبار **بھگوت** کے اجرا کی جو تجویز کی گئی تھی۔ وہ بھول نہیں گئی۔ اس قسم کی کارروائیوں سے صبر نہ کر کے اب بعض ناعاقبت اندیش لوگوں نے قادیان کے تعلیم الاسلام ہائی سکول کو بدنام کرنے کے منصوبے کئے ہیں۔ اور اپنے خیال میں وہ یہ سمجھتے ہیں۔ کہ قادیان کے سکول کو جو ایڈ ملتی ہے۔ وہ قادیان کے چند آریوں کے بچوں کے طفیل ملتی ہے۔ وہ خوب یاد رکھیں اور کان کھول کر سُن لیں کہ گورنمنٹ جو امداد دیتی ہے۔ وہ ضابطہ تعلیم پنجاب کے ماتحت قادیان کے تعلیم الاسلام سکول کو دیتی ہے۔ اور اگر آج ایک بھی ہندو یا آریہ ہمارے مدرسہ میں نہ ہو تو بھی یہ امداد جاری رہیگی۔ یہ ہمارے مدرسہ کا احسان ان پر ہے کہ وہ اتنی سستی تعلیم انہیں دے رہا ہے۔

یہ تو جملہ معترضہ تھا۔ ان لوگوں کو احسان شناسی کے بجائے بدہضمی ہو رہی ہے اور وہ چاہتے ہیں کہ سکول کو بدنام کریں وہ یاد کریں کہ خدائے تعالیٰ نے جس قوم کو بڑھانے کا ارادہ کیا ہے۔ اسے ایسی روکیں نقصان نہیں پہونچا سکتی ہیں۔ تعلیم الاسلام ہائی سکول اپنی تعلیمی اور تربیتی حالت کے لحاظ سے افسران سررشتہ تعلیم کی نظروں میں مقبول ہو چکا ہے اور اس کے نتائج اور عوام کا عام رجوع بتا رہا ہے کہ کس حالت میں سکول ہے۔ مگر یہ لوگ اب سکول کی ترقی کو دیکھ نہیں سکتے پچھلے دنوں جب وہ لڑکا جو اخبار بھاگوت کے اجرا کی درخواست کرتا تھا۔ مدرسہ تعلیم الاسلام سے سرٹیفکٹ دیکر رخصت کر دیا گیا تو ایک زمیندار کو اکسایا گیا کہ اس کا لڑکا جبراً مسلمان بنایا گیا ہے۔ حالانکہ اس کی اصلیت کچھ اور تھی۔ اب ایک اور تازہ شگوفہ کھلایا گیا۔ کہ ایک ہندو لڑکے کو انڈہ بند کر کے گوشت کھانے پر مجبور کیا گیا۔ جب خود ان ہی لوگوں نے تحقیقات کی۔ تو اس واقعہ کو سراسر غلط اور بیہودہ پایا۔ میں حیران ہوں کہ یہ لوگ اس قسم کی غلط افواہیں پھیلا کر نہ صرف مدرسہ کی شہرت کو نقصان پہونچاتے ہیں بلکہ نقض امن کے لئے جاہلوں کو گونہ جوش دلاتے ہیں۔ دو دن قادیان میں یہ افواہ بڑے زور شور سے گرم رہی۔ اور بعض نا اہلوں کی بابت سُنا گیا کہ وہ بورڈنگ ہوس کے طلبار کو روکنا چاہتے تھے۔

میں اپنا فرض سمجھتا ہوں کہ مقامی حکام کے نوٹس میں اس امر کو لاؤں کہ اس قسم کی جھوٹی افواہوں سے یہ لوگ ہماری انسٹیٹیوشن کو جو محض رفاہ عام کے لئے ہے نقصان پہونچانا چاہتے ہیں۔

اگر خفیہ طور پر ایسے لوگوں کے متعلق تحقیقات ہو تو ان کی حقیقت کھل جائے گی۔ میں اپنے شہری ہمسائیوں کو ہمدردانہ مشورہ دیتا ہوں کہ وہ اس قسم کی تجویزوں کو چھوڑ دیں ان سے انہیں کوئی دینی اور دنیوی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ ہم لوگ تو ہمیشہ صبر ہی کرتے ہیں۔ تم جانتے ہو کہ تم نے ہمارے ساتھ کیا کیا سلوک کئے ہیں۔ اس پر بھی اور تمہاری گالیاں سُن کر بھی تم پر شفقت و احسان کیا گیا۔ اور آئندہ بھی ہم یہی کریں گے بفضلہ تعالیٰ۔ اس لئے کہ ہمارے امام نے یہی تاکید کی ہے کہ صبر کرو صبر کرو۔ بس ہم صبر کریں گے۔ مگر مظالم کو حاکم وقت کے روبرو پیش کرنے کا ہمیں حق ہے۔ اس لئے صاحب ڈسٹرکٹ مجسٹریٹ ضلع کے نوٹس میں اس امر کو لانا ضروری ہے۔ امید ہونی چاہئے۔ کہ ہمارے برادران شہر اپنے رویہ کو بدل لیں گے۔ وہ شوق سے اپنے بچوں کو دوسری جگہ لے جائیں۔ ہماری ہرگز درخواست نہیں کہ ہمارے مدرسہ میں انہیں بھیجو۔ مگر جھوٹے الزام لگا کر ہمیں بدنام نہ کرو۔

امید ہونی چاہئے کہ قادیان کے آریہ میری اس ہمدردانہ نصیحت سے فائدہ اٹھائیں گے اور آئندہ ایسی باتوں کو پھیلنے نہ دیں گے۔ جو خلاف واقعہ اور تماشی ہوتی ہوں۔

احباب سے استدعا ہے کہ عاجزہ سید گلزار حسین احمد کیلئے دعا کریں۔ کہ اللہ تعالیٰ صحت بخشے۔